تکنیکی تعلیم میں ہندوستانی خواتین کا حصّہ

کماری نیشا بھانگڑے، مترجم: ڈاکٹر مقصود احمد انصاری

مسکن درگاہ، منصور چک (بیگوسرائے) بہار-851128

ہندوستانی سماج میں جہاں مردوں کا اقتدار صدیوں سے قائم رہا ہے وہاں عرصہ سے یہ بات تسلیم کی جاتی رہی ہے کہ عورتیں نہ صرف جسمانی بلکہ دماغی سطح پر بھی مردوں کے مقابلہ میں کمزور ہوتی ہیں۔ تہذیب و تمدن کے فروغ نے اس بھرم کو توڑ دیا ہے۔ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انفرادی طور پر کم وبیش ہر انسان میں قابلیت اور صلاحیت کا فرق ہوتا ہے۔ اس تفریق کا اب کوئی جنسی معیار نہیں ہے۔ وہ زمانے لد گئے جب خواتین کا کام کڑھائی، بنائی اور مردوں کا کام باکسنگ مانا جاتا تھا۔ قومی نشاۃ ثانیہ اور آزادی کے بعد ہندوستان میں جو بیداری خواتین میں آئی اس کی وجہ سے مختلف گوشوں اور شعبوں میں خواتین نہ صرف سرگرم عمل ہوئیں بلکہ انھوں نے نمایاں کامیابیاں بھی حاصل کی ہیں۔

تکنیکی میدان میں خواتین آگے آئی ہیں گرچہ ان کا فیصد بہت مختصر ہے، لیکن ہندوستان کے سماج کا ڈھانچہ دیکھنے کے بعد اب موجودہ صورتحال اطمینان بخش نظر آنے لگی ہے۔ ممالک غیر میں کچھ یہی صورتحال رہی ہے۔ اگر ہم تقابلی مطالعہ کریں تو غیر ممالک میں بھی اس سلسلے میں کوئی خوشگوار ڈاٹا (اعداد وشمار) حاصل نہیں ہے۔ روس جیسے ترقی یافتہ ملک میں یہ تعداد ۲۰ فیصد ہے اور انگلینڈ کی یونیورسٹیوں میں بھی صرف ۵ فیصد تکنیکی طالبات ہیں۔

آزادی کے بعد ہندوستان میں قائم شدہ سائنسی اور تکنیکی اداروں میں تقرری کے سوال پر خواتین اور مرد حضرات کے درمیان کسی فرق کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ خواتین کی تکنیکی تعلیم اور ٹریننگ کے لیے انتظامات کیے گئے ہیں۔ دلّی کا مہیلا پولی ٹیکنک سنستھان Womens Polytechic Institute (ادارہ پولی ٹیکنک برائے خواتین دلّی) اس سلسلے میں قابل ذکر ہے۔ یہاں آرکیالوجی، الیکٹرانکس، اینٹریرڈیکوریشن، کامرسیل آرٹس، لائبریری سائنس اور میڈیکل لیباریٹری، ٹکنالوجی جیسے مضامین وموضوعات پر ٹریننگ دی جارہی ہے۔ انڈین سائنس کانگریس مولانا آزاد میڈیکل، محکمہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور میٹرولوجیکل سائنس وغیرہ میں اعلیٰ عہدوں پر خواتین ٹیکنیشین اور ماہر سائنس کام کر رہی ہیں Council of Scientific and Idustrial Research میں لگ بھگ ۱۵۵/ خواتین ٹیکنیشین کام کر رہی ہیں۔

نازک اور باریک تکنیکی کاموں میں خواتین

ٹیکنیشین نے خاص مہارت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جزائر انڈمان ونکوبار کے مقامی ایڈمینس ٹریشن کی جانب سے بھی یہاں کی خواتین الیکٹرانکس وغیرہ کی تربیت حاصل کرنے ہندوستان کے مختلف مقامات تشریف لے گئی ہیں اور بہتیری خواتین ایسی تربیت حاصل کر کے واپس آچکی ہیں اور مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

ہندوستان کی کچھ خواتین ٹیکنیشین اور سائنسدانوں نے تو اپنی صلاحیت اور تربیت کے معیار پر اعلیٰ عہدہ کو حاصل کیا ہے۔ National Physics Laboratories (قومی دارالتجربہ علم طبیعات) کی اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر سلطانہ آینگران میں سے ایک ہیں۔ انھوں نے Method of X-Ray میں استعمال ہونے والے کریسٹل Crystal ڈھانچے اور حرارت وغیرہ کے میدان میں اپنے تحقیقی سرمایوں سے ایک نمایاں واعلیٰ اعزاز حاصل کیا۔ میمڈس یونیورسٹی نے انھیں Ph.D کی ڈگری سے نوازا ہے اور موصوفہ Physics Institute لندن کی Fellow چُنی گئیں۔ موصوفہ Indian Science Congrsess, کی رکن بھی ہیں۔ اسی طرح پروفیسر آسمیہ چٹرجی کلکتہ یونیورسٹی شعبۂ سائنس کی صدر ہیں۔ انھوں نے علم کیمیا کے تکنیکی میدان میں نمایاں کام کیا۔ آپ ''ناگ ارجن انعام'' جگہ دمّبہ دیوی طلائی تمغہ اور سر پی۔سی رائے فیلوشب حاصل کر چکی ہیں۔ ڈاکٹر ایس پدماوتی امراض قلب کے میدان میں قومی شہرت حاصل کر چکی ہیں۔ امریکہ اور جاپان کی یونیورسٹیوں نے انھیں مہمان استاد کی حیثیت سے مدعو کیا اور انھیں مختلف ملکی وغیر ملکی اعزازت حاصل ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر شریمتی جی۔آر۔گھوش نے مٹی کے پھپھوندے کے ضمن میں اپنی تحقیق کے ذرائع سے فروغ وارتقائے سائنس کو نئی روشنی دی ہے۔

ڈاکٹر کمل جے رانا ڈپوے کینسر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بمبئی کی صدرِ شعبہ علم حیاتیات ہیں۔ آپ نے تیس سال کی تکنیکی تحقیق سے یہ بات ثابت کر دکھایا ہے کہ جدید ہندوستان کی خواتین تکنیکی تعلیمات کی دنیا میں کافی نمایاں مقام پیدا کر چکی ہیں۔

اسی طرح ٹاٹا میموریل سینٹر میں صدر شعبۂ علم کیمیا ڈاکٹر دیٹر تیج ایم رینگزانے کوبرا (سانپ) کے زہر کے ذریعہ کینسر کے علاج کی تکنیک ایجاد کی ہے۔

یہ سچ ہے کہ کچھ اہم ومخصوص خواتین آج نمایاں مقام حاصل کر چکی ہیں، لیکن کل ملا کر آج بھی ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ میں خواتین ٹیکنیشیز کی فیصد بہت کم ہے۔ اس سلسلے میں آج صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ خواتین کے لیے تکنیکی تعلیم، تربیت اور روزگار کے مناسب ومعقول انتظامات کیے جائیں۔ ان خواتین کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ملک کے سماجی اور اقتصادی ڈھانچے میں کچھ بنیادی تبدیلیاں لائی جائیں اس کا خاطر خواہ فائدہ یہ ہوگا کہ خواتین تکنیکی میدان میں زیادہ تعداد میں آگے بڑھیں گی اور ملک وقوم کی ترقی و بہبود میں نمایاں کام انجام دے سکیں گی۔ OO